ویلنٹائن ڈے کی تاریخی حیثیت

www.qlrf.net

اس کی ابتدا1700 سال قبل ہوئی، اُس وقت یہ ایک مشرکانہ عید تھی کیونکہ اہل روم کے نزدیک 14 فروری کا دن چونکہ "یونو" دیوی کے نزدیک مقدس تھا اور "یونو" کو عورتوں اور شادی شدہ بیاہ کی دیوی کہا جاتا تھا اس لئے رومیوں نے اس دن کو عید کا دن ٹھرالیا، پھر تیسری صدی عیسوی کے اواخر میں رومانی بادشاہ کلاڈیس ثانی کے زیر حکومت رہتا تھا، کسی نافرمانی کی بنا پر بادشاہ نے پادری کو جیل کے حوالے کردیا، جیل میں ایک چوکیدار کی لڑکی سے اس کی شناسائی ہوگئی اور وہ اس کا عاشق ہوگیا، یہاں تک کہ اس لڑکی نے نصرانیت قبول کرلیا اور اس کے ساتھ اس کے 46 رشتہ دار بھی نصرانی ہوگئے، وہ لڑکی ایک سرخ گلاب کا پھول لے کر اس کی زیارت کے لئے آتی تھی جب بادشاہ نے یہ معاملہ دیکھا تو اسے پھانسی دینے کا حکم صادر کردیا، پادری کو جب یہ پتا چلا تو اس نے یہ ارادہ کیا کہ اس کا آخری لمحہ اس

کی معشوقہ کے ساتھ ہو، چنانچہ اس نے اس کے پاس ایک کارڈ ارسال کیا جس پر لکھا ہوا تھا" مخلص ویلنٹائن کی طرف سے " پھر اسے 14 فروری 270ء کو پھانسی دے دی گئی۔اس کے یورپ کی بہت سی بستیوں میں ہر سال اس دن لڑکوں کی طرف سے لڑکیوں کا کارڈ بھیجنے کا رواج چل پڑا،ایک زمانہ کے بعد پادریوں نے سابقہ عبارت کو اس طرح بدل دیا:" پادری ویلنٹائین کے نام سے "انہوں نے ایسا اس لیے کیا تاکہ پادری ویلنٹائین اور اس کی معشوقہ کو زندہ جاوید کردیں۔

آج پوری دنیا میں اس دن کو نوجوان لڑکے اور لڑکیاں بڑے زور وشور سے مناتے ہیں،اس موقع پر ویلنٹائین کارڈ ارسال کئے جاتے ہیں،خاص طور سے سرخ گلاب کے پھول پیش کیے جاتے ہیں، ویلنٹائن ڈے کی مبارکباد دی جاتی ہے،رقص وسرور کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں،مختلف قسم کے ہدایا وتحائف اور یادگاری نشانیوں کا تبادلہ ہوتا ہے،اس طرح یہ نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان فحش کاری اور فسق وفجور کی نشر واشاعت اور اباحیت کی حوصلہ افزائی کا ذریعہ بن گیا ہے۔

اُفسوس کہ مسلم معاشرہ بھی اس سے محفوظ نہیں ہے۔حالانکہ یہ ایک خالص بت پرستانہ عیسائی عقیدہ ہے جس میں ایک کافر نصرانی شخصیت کی یادگار منائی جاتی ہے اور اس کی آڑ میں فاسد عقائد،الحاد وبے دینی، اباحیت،اخلاق باختگی فحش کاری اور فسق وفجور کی رویج کی جاتی ہے۔لہذا کسی مسلمان کے لئے اس ویلنٹائن ڈے کو منانا یا اس کی محفل میں شریک ہونا، یا کسی کو اس کی مبارکباد دینا یا ویلنٹائن کارڈ یا سرخ پھول یا پھر کسی بھی قسم کا تحفہ پیش کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ یہ عیسائیوں کے عادات وتقالید میں سے ایک ہے۔

لہذا اسے منانا اللہ کے دشمنوں کی مشابہت اختیار کرنا ہے جس کے انجام بد سے آگاہ کرتے ہوئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہیں میں سے ہے۔(ابوداود)

حافظ ابن کثیر رحمتہ اللہ فرماتے ہیں "یہ حدیث کفار کی ان کے اقوال وافعال لباس (پہناوے)، تہواروں، عبادات اور اُن کے علاوہ دیگر ایسے اُمور میں سے جسے ہماری شریعت نے ہمارے لئے مشروع وجائز نہیں قرار دیا ہے۔۔۔(تفسیر ابن کثیر ۱/۳۲۸)

نیز اس تہوار کو منانے سے بے حیائی، فحش کاری اور بدکاری پھیلتی ہے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزومند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہیں۔" (النور:۱۹)

اس آیت میں اُس شخص کے لئے سخت وعید اور خوفناک دھمکی ہے جو اس بات کا خواہش مند ہے کہ مسلم معاشرے میں بے حیائی پھیلائے تو پھر بھلا بتائیے کہ اس شخص کا کیا حال ہوگا جو بذات خود بے حیائی پھیلاتا اور اس کی نشر واشاعت اور ترویج کرتا یا اس کی سرپرستی کرتا ہے؟

نیز امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: "عجمیوں کی زبان نہ سیکھو، مشرکوں کے تہوار کے دن ان کے گرجا گھروں میں نہ داخل ہو کیونکہ ان پر (اللہ کی) ناراضگی نازل ہوتی ہے"۔

علامہ ابن تیمیہ رحمتہ اللہ فرماتے ہیں:

"عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی زبان سیکھنے اور ان کے تہوار کے دن ان کے کنیسہ میں محض داخل ہونے سے منع فرمایا ہے، تو پھر ان کے بعض کاموں کو کرنے کا کیا حال ہوگا؟ یا ان کے تہوار کے بعض کاموں کو انجام دینا محض ان کے تہوار کے دن ان کے پاس جانے سے زیادہ گھمبیر نہیں ہے؟ اور جب ان کے تہوار کے دن ان کے عمل کے سبب ان پر (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) ناراضگی برستی ہے تو کیا جو شخص عمل یا اس کے بعض حصے میں ان کا ہم شریک ہوگا وہ اس کی سزا سے دوچار نہیں ہوگا؟"

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا "تُم لوگ اپنے قوموں (یہود ونصاریٰ) کی قدم بہ قدم پیروی کروگئے، اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ میں داخل ہونگے تو تم لوگ

اس میں بھی داخل ہونے کی کوشش کروگے آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ پہلی قوم سے آپ کی مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ آپ نے فرمایا پھر اور کون؟ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اس حدیث میں نبی کریم صلی ﷺ نے یہ خبر دی ہے کہ اُمت محمدیہ کے کچھ لوگ ہر بُرے اور خلاف شرع کام میں یہود و نصاریٰ کے نقش قدم پر چلیں گے اور بغیر کچھ سوچے سمجھے انکی تقلید میں مبتلا ہو جائیں گے حتیٰ کے غلیظ کام میں بھی وہ ان منحوس و ملعون قوموں کے نقش قدم کو اپنائیں گے، چنانچہ آپ ﷺ نے یہاں تک فرمایا کہ اگر یہود و نصاریٰ میں کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جو اپنی ماں کے ساتھ کھلے عام بدفعلی کریگا تو اس اُمت میں بھی ایسے نالائق اور بے غیرت لوگ پیدا ہونگے۔

یہ حدیث بطور خبر کے نہیں بلکہ اللہ کے رسول ﷺ اپنی اُمت کو یہود و نصاریٰ کی تقلید میں پڑنے سے خبردار اور ان کی مشابہت سے دور رہنے کی دعوت دے رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے اُمت مسلمہ کا ایک بہت بڑا طبقہ اس میں گرفتار نظر آتا ہے، آج یہود و نصاریٰ کے متعدد اخلاق و عادات ان میں گھس آئے ہیں جو اسلامی اخلاق و عادات بلکہ مسلمانوں کے دین و صحت پر کھلی یلغار ہیں، خاص کر نوجوان لڑکے لڑکیاں اور بالخصوص اسکول و کالج کے طالب علموں کی ایک بہت بڑی جماعت اس میں ملوث ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے کہ

"جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے ہے" (سنن ابوداؤد: ۴۰۳۱)،

ایک اور حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے:

"وہ ہم میں سے نہیں جو غیروں کی مشابہت اختیار کرتا ہے"

اس دن کے موقعہ پر جس محبت کا اظہار کیا جاتا ہے عمومی طور پر وہ غیر محرم (خواہ مرد ہو یا عورت) کے ساتھ عشق و غرام کی محبت ہوتی ہے جسے شریعت نے حرام قرار دیا ہے کیونکہ اسکا نتیجہ زنا، فواحش اور والدین سے اولاد کی بغاوت کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ اٹلی کی حکومت نے اس

عیدکو 1969ء میں غیر قانونی قرار دیا تھا، اور اگر کچھ لوگ اسے میاں بیوی تک محدود رکھتے ہیں تو اولاً اُنکی تعداد کم ہے تو میرا خیال ہے کہ میاں بیوی میں حقیقی اور شرعی محبت چاکلٹوں کے پیکٹوں اور پھولوں سے نہیں خریدی جاسکتی ہے۔

علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ ہے کہ عید الحب یا ویلنٹائن ڈے منانا، ناجائز و حرام ہے چنانچہ سعودی عرب کی فتویٰ کمیٹی نے اپنے ایک طویل فتوے میں اس عید میں شرکت، اسکے اقرار، اس موقعہ پر مبارکباد اور اسمیں کسی بھی قسم کے تعاون کو حرام قرار دیا ہے۔

اس لئے ہر غیرت مند مسلمان کے لئے یہ پیغام ہے کہ وہ اپنے دین پر مضبوطی سے قائم رہے اور اس بات پر فخر محسوس کرے۔ غیر قوموں کی مشابہت، انکی عیدون میں شرکت، انکی عیدوں کو اپنے ملکوں میں ترویج دینے اور کافرون کی شرکیہ و بدعیہ عیدوں کے موقع پر انہیں تحفہ تحائف اور مبارکباد پیش کر کے اپنے دین کو برباد کرنے سے بچالیں یہ ہم سب کا فرض ہے ورنہ آخرت میں ایک عبرت ناک عذاب ہمارا مقدر ہے اللہ ہم سب کو سوچنے اور سمجھنے کی توفیق دے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت کرے۔ آمین



قرآن لرننگ اینڈ ریسرچ فاؤنڈیشن

منہج سلف صالحین

پر مشتمل آن لائن مکتب

حافظ بابا نگر، حیدرآباد، الھند۔

www.qlrf.net